ISSN PRINT: 2789-8776
ISSN ONLINE: 2789-8784

ZAUQ-E-TAHQEEQ

www.Zauq-e-Tahqeeq.com
editor@zauq-e-tahqeeq.com

ISSN PRINT: 2789-8776
ISSN ONLINE:2789-8784
Volume.6,Issue No.3 (2024)
(July to September)

آصف جانف کے نظمیہ مجموعہ "نظمگی" کا مابعد الطبیعات کی روشنی میں مطالعہ

A study of Asif Jannif's poetry collection "Nazmagi" in the light of metaphysics

ڈاکٹر سلمٰی
لیکچرار، شعبہ اُردو، شہید بے نظیر بھٹو ویمن یونیورسٹی، پشاور
خضرا
ایم۔فل اُردو اسکالر، شعبہ اُردو، شہید بے نظیر بھٹو ویمن یونیورسٹی، پشاور

Dr. Salma
Lecturer, Department of Urdu, Shaheed Benazir Women University, Peshawar
Khizra
Mphil scholar,Department of Urdu, Shaheed Benazir Women University, Peshawar

Abstract:
Metaphysics is basically related to philosophy. It is a branch of philosophy which refers to provide information about those objects which are beyond our understanding and wisdom. Similarly, it is not related to a matter that has physical and material existence. Even though ,the return of the senses is not possible. Likewise, Asif Jannif is a prominent author and his poetry collection named "NAZMAGI", is a well-known and eminent work in urdu literature. In this poetry collection, he has narrated the subject of human existence, theology and mystical universe. There is uniformity in the themes of most of the poems in the poetry collection such as it includes the conflict between the universe and the subjugated universe, the access to the essence of the creator of the universe, the river of curiosity and curiosity etc .Besides it, the mythological style as well as metaphysical elements such as symbolism and storytelling are also present in the various poems of the poet.

Keywords: Metaphysics, Asif Jannif, Nazmagi, Symbolism, uniformity, human existence theology and mystical universe

مابعد الطبیعات خالصتاً عربی زبان کا لفظ ہے جو دو الفاظ "مابعد اور الطبیعات" سے مل کر بنا ہے۔ مابعد الطبیعات کی لغوی معنی "فیروز اللغات اردو جامع" کے مطابق:

"وہ شے جو طبیعات یا وجودات سے ماورا ہو. وہ علم جو ہستی کو اس کی عینی شکل میں بیان کرنے کی سعی کرتا ہے۔۔۔۔۔۔الہیات(Meta Physics)۔(۱)

قاموس الاصطلاحات میں مابعد الطبیعات کے معنی ذیل بیان ہوئی ہیں۔ علم ہستی، علم وجود ، وحدانیت ، الہیات کے۔(۲) کشاف تنقیدی اصطلاحات کے مطابق مابعد الطبیعات کی تعریف:

"وہ تمام موضوعات و مسائل جو طبیعی علوم کے دائرہ بحث سے خارج طبیعی فکر و نظر کی حدود سے ماورا اور مشاہدہ و تجربہ کے احاطے سے باہر ہیں، مابعد الطبیعات کے دائرے میں آتے ہیں۔ مابعد الطبیعات اس قسم کے سوالات سے بحث کرتی ہے۔ وجود کیا ہے؟ زندگی کی حقیقت کیا ہے؟ کیا کائنات کا کوئی مقصد ہے؟ کیا کائنات کا کوئی خالق ہے؟ انسان کہاں سے آتا ہے؟ کدھر جاتا ہے؟ کیا روح کا وجود ہے؟ روح کیا چیز ہے؟ کیا وہ بھی جسم کے ساتھ فنا ہو جاتی ہے یا جسم سے الگ زندہ رہ سکتی ہے؟ سیلٹس نے مابعد الطبیعات کو Theory of reality قرار دیا ہے۔"(۳)

مابعد الطبیعات کا تعلق علم فلسفہ سے ہے۔ یہ فلسفہ کی ایک شاخ ہے جس سے مراد ان اشیاء کے بارے میں معلومات فراہم کرنا ہے، جو ہماری عقل و فہم سے ماوراہو، جس کا تعلق مادہ سے نہ ہو۔ یعنی جو مادی وجود نہ رکھتی ہو۔ اور نہ حواس کی باریابی اس تک قابل امکان ہو۔ انگریزی میں اس کے لیے لفظ میٹا فزکس جب کہ اردو میں اس کے لیے دوسرا مترادف لفظ "ماورائے الطبیعات" مستعمل ہے ۔ڈکشنری آف جنرل انفارمیشن میں میٹافزکس (مابعد الطبیعات) کی تعریف ملاحظہ ہو:

Meta Physics:

"That Branch of Science or Philosophy which deals or attempts to deal, with existence as such. It treats of that which underlies all phenomena, giving unity and meaning to the whole system of things in the realm of both mind and matter."(4)

انسان کو خدا نے تمام مخلوقات پر افضل قرار دے کر عقل و شعور کی ودیعت عطا کی ہے۔ اور اس کے ذمے یہ کام سونپا ہے ، کہ وہ سوچ و بچار کر کے اپنے ارد گرد کائنات کے مخفی گوشوں تک رسائی حاصل کرے اور غور کرے کائنات کی مخفی گوشوں کی حقیقت پر کہ اس میں کیا راز پوشیدہ ہیں۔ انسان ایک متجسس روح کے طور پر اس دنیا میں بھیجا گیا ہے ابتدا سے ہی یہ عمل اس کی سرشت میں شامل کر دی گئی ہے کہ وہ اپنے وجود سے لے کر اپنے ارد گرد موجودات پر غور و خوض کرتا ہے اور ان میں چھپی ہوئی حقیقتوں کو دریافت کرنے کی تگ و دو کرتا ہے۔ ان مخفی گوشوں کی راز آشکاری کہیں نہ کہیں کسی نا کسی موڑ پر مابعد الطبیعات سے اپنا رشتہ جوڑ لیتی ہے۔ میٹا فزکس خدا انسان، روح اور اخلاقیات جیسے موضوعات سے بحث کرتا ہے اور اسے عقلی دلائل سے ثابت کرنے کی سعی کرتا ہے جب کہ مذہب وحی ربانی سے بحث کرتا ہے۔

ادب چوں کہ انسانی زندگی کا عکاس ہوتا ہے۔ اس لیے دیگر شعبہ ہائے زندگی کی طرح علم و ادب پر بھی دیگر علوم کی طرح مابعد الطبیعات نے گہرے اثرات مرتب کیے ہیں ۔ آصف جانف کے نظمیہ مجموعہ "نظمگی" کا مابعد الطبیعات کے روشنی میں مطالعہ کرنے سے پہلے آصف جانف کا مختصر تعارف ضروری ہے. آصف جانف کا اصل نام "آصف جان" اور "جانف" قلمی نام ہے۔ جن کے بارے میں آپ یوں بیان کرتے ہیں:

"جانِف لفظ کا کوئی مطلب نہیں یہ ایک ساؤنڈ ہے بس۔ در اصل میرا اصلی نام آصف جان ہے اور میں اپنے لئے ایک ایسا تخلص رکھنا چاہ رہا تھا کہ وہ ایک تو یونیک ہو، دوسرا یہ کہ کسی اور کا نہ ہو اور تیسرا یہ کہ میرے نام یعنی "آصف" کے ہی ساؤنڈ کا ہو۔ لہٰذا میں نے میرے نام کے دوسرے لفظ

"جان" کے ساتھ صرف "ف" کا اضافہ کیا اور لفظ "جانف" بناڈالا جو کہ "آصف" کے ہی ساؤنڈ کا ہے"۔(۵)

آپ ایک معروف نوجوان شاعر ہونے کے ساتھ ساتھ ایک عکاس اور مصور بھی ہیں۔ شعر و شاعری کے علاوہ آپ نے ۲۰۱۷ء تا ۲۰۲۲ء کے دورانیہ میں عصری حالات پر کالم نگاری بھی کی ہیں۔ جس سے واضح ہوتا ہے کہ آپ نے شاعری کے ساتھ ساتھ نثر نگاری میں بھی ندرت افکار کے جوہر دکھائے ہیں۔ آپ نے شاعری کی جس صنف میں زیادہ توجہ کے ساتھ طبع آزمائی کی ہے وہ اردو شاعری کی جدید صنف "نثری نظم" ہے۔ اس کے علاوہ آپ نے غزلیات اور آزاد نظمیں بھی لکھیں ہیں۔ آپ کی اب تک ایک کتاب برقی شکل میں بزم اردو آرگنائزیشن، اور مفت کتاب ڈاٹ کام سے منظر عام پر آچکی ہے۔ علاوہ ازیں یہ کتاب سب سے زیادہ سرچ ہونے والے ویبسائٹ "ریختہ" پر بھی موجود ہے۔ اس کتاب کے علاوہ ریختہ پر آپ کی غزلیات اور دیگر نثری نظمیں بھی موجود ہیں۔ آصف جانف کے نثری نظموں پر مشتمل مجموعہ میں شامل کل اکتیس نظمیں اور ۱۲۲ صفحات ہیں۔ جو ۲۷۔ اپریل ۲۰۲۴ء کو اعجاز عبید صاحب کے تعاون سے لائبریری بزم اردو ڈاٹ نیٹ اور مفت کتاب ڈاٹ کام سے پہلی مرتبہ منظر عام پر آیا۔ یہ مجموعہ "نظمگی" کے عنوان سے ہے۔ جس کے بارے میں موصوف خود راقم طراز ہیں:

> "نظمگی" لفظ اردو زبان میں موجود نہیں ہے۔ مجھے چوں کہ اپنے پہلے نظمیہ مجموعے کیلئے ایک بہت ہی انوکھا عنوان دینا تھا اور مجھے سب سے پہلے "نظمگی" کا لفظ دماغ میں آیا، شاید یہ اس وجہ سے کیوں کہ میرے ذہن میں اس طرح کے اور بھی کئی الفاظ چل رہے ہوتے ہیں جو کہ زبان میں موجود نہیں ہوتے۔ اور پھر جب "نظمگی" کا عنوان دماغ میں آیا میں نے خود کو سمجھایا کہ اس سے اچھا عنوان نہیں ہو سکتا۔ بس پھر یہی فائنل ہوا۔ نظمگی کا مطلب در اصل "نظمیت" کہہ سکتے ہیں۔ یعنی نظم پن یا نظم کی کیفیت۔"(۶)

نظمیہ مجموعہ "نظمگی" میں شامل پہلی دو نظمیں مابعد الطبیعات کی پہلی شاخ وجودیات (Ontology) سے متعلق ہے۔ اس میں شاعر نے خدا کی ذات اور جدید انسان کا المیہ بیان کیا ہے۔ جو آج کل کے مشینی دور میں مادی وجود پر یقین کر کے مادہ پرست بن کر، کسی ایسی چیز کو حقیقت ماننے سے انکاری ہے جس کا کوئی مادی وجود نہ ہو۔ خدا کی ذات جو مادہ سے کہیں دور کی چیز ہے۔ اس لیے شاعر نے مذکورہ بحث مجموعہ میں خدا کی آئی ڈی پر پروفائل پکچر نہیں ہے کا عنوان دے کر علامتی انداز میں یہ واضح کیا ہے کہ خدا کی ذات مادی اشیاء سے پرے کی چیز ہے۔ اس کو ہم محسوس تو کر سکتے ہیں لیکن اس کے وجود کو ہم دیکھ نہیں سکتے۔ نظم ملاحظہ ہو:

کائنات بنا کر
خُدا نے پوسٹ اپلوڈ کی
اور
ری ایکٹس دیکھنے بیٹھ گیا!
ری ایکٹس میں
نیلے ری ایکٹس،
دِل والے ری ایکٹس،

کیئرِنگ ری ایکٹس،
لافِنگ ری ایکٹس،
حیرانگی والے ری ایکٹس،
اُداسی والے ری ایکٹس
کامینٹس کرنے والوں میں
آہ والے،
واہ والے،
کنفیوژن والے،
اور
تنقید کرنے والے شامِل ہیں!
آئی ڈی کو فیک سمجھنے والوں
اور نظر انداز کرنے والوں کی
تعداد میں اِضافہ ہوتا جارہا ہے
کیوں کہ
"خُدا کی آئی ڈی پر پروفائل پکچر نہیں ہے"(۷)

بالا الذکر نظم میں لوگوں کا خدا کی آئی ڈی پر مختلف رد عمل انسانی ذات کا المیہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کے اندر ایک بے چین روح رکھی ہے تاکہ وہ حرکت کرے اور ان مخفی اور پوشیدہ رازوں تک پہنچنے کی تگ و دو کرے جس تک خدا اسے پہنچانا چاہ رہا ہیں۔ اور اسے بتانا چاہ رہا ہے کہ وہی " قل ھو اللہ ھو احد " اسی کی ذات ہے جو سب چیزوں پر قادر ہیں۔ غور کیا جائے تو انسان کی فطرت میں ہر چیز کی حقیقی وجود تک پہنچنے کی ایک خواہش ہوتی ہے۔ خواہ وہ کائنات کے خالق کی ذات ہو یا کوئی دوسری مخفی چیز۔۔، ان تک پہنچنے کے لیے ہر دم انسان بے چین رہتا ہے۔ اور وہ پھر خدا سے اس کی پروفائل پر پکچر کی طلب کرتا ہے۔ تاکہ وہ مطمئن کرلے اپنے اندر کے بے چین روح کو۔ موصوف اس بات کی وضاحت مذکورہ بحث مجموعہ کی دوسری نظم میں کرتے ہوئے لکھتے ہے: کامینٹس میں پوچھا گیا۔

Oh God ! Where is your picture? (8)

وجودیت (ontology) سے متعلق بحث بالا الذکر مجموعہ کی نظم " دوسرا نام " میں بھی ہے۔ جس میں شاعر فرماتا ہے

خدا خالی جگہ کا دوسرا نام ہے
وہ خالی جگہ جس کو ہم
پر نہیں کرسکتے ہاں کبھی بھی نہیں۔(۹)

وجودیت (ontology) کی طرح کونیات / علم الکائنات بھی مابعد الطبیعات ہی کی ایک شاخ ہے جس میں کائنات سے متعلق بحث ہوتی ہے،۔ کہ یہ دنیا یہ کائنات یہ عرض و سماں کیسے وجود میں آئیں۔ اس کے وجود میں آنے کا مقصد کیا ہے؟ کون سے مظاہر

اس کے پیچھے چھپی ہیں؟ مذکورہ بحث مجموعہ کی نظم " دیوتا کی کھوپڑی اور ہم " الٰہیات اور کونیات کی ایک بہترین مثال ہے۔ ملاحظہ فرمائیں:

مجھے لگتا ہے
کسی دیوتا نے
اوور تھنکنگ کے بعد
کافی بنا کر پہلی چسکی لی ہو گی،
اسے کائنات کا خیال آیا ہو گا
یہاں کوئی بھی شے حقیقی نہ ہو
ہو سکتا ہے یہ کائنات
محض کسی دیوتا کا خیال ہو
میرے ذہن میں
مختلف خیالات چل رہے ہیں
میں کوئی خیال ترک کرتا ہوں
تو اس پر قیامت آجاتی ہے
شاید
وہ دیوتا بھی
کائنات کا خیال چھوڑ دے
اور قیامت اُسی لمحے کا نام ہو
اگر ہم سب
دیوتا کی کھوپڑی میں
چلنے والے خیالات نکلے
تو پھر؟(۱۰)

علم الکائنات / یا کونیات پر ایک اور مثال ملاحظہ ہو:

ایک ریستوران ہے
جس کا نام ہے دُنیا
جہاں صرف غم جاتے ہیں کھانے کے لیے
جی ہاں
انسانوں کو پیش کیا جاتا ہے
ان کے کھانوں میں

یہ غموں کی پسندیدہ خوراک ہے
آج کل مَیں بھی پیشِ خدمت ہوں
کسی کے غم کے سامنے
جو بیٹھا ہے اس ریستوران میں
اور مجھے کھا رہا ہے بڑے مزے سے۔(۱۱)

غور کیا جائے، تو مذکورہ بحث مجموعہ میں شاعر کے موضوعات میں خاصی مماثلت موجود ہیں۔ بظاہر تو یہ ملتے جلتے موضوعات مختلف علامتوں کا لبادہ اوڑھے شاعر کے فنی مہارت کا جیتا جاگتا ثبوت ہے لیکن فکری اعتبار سے ان میں موصوف کے ہاں مابعد الطبیعات کا اثر موجود ہے۔ اور مابعد الطبیعات میں پھر وجودیت اور کونیات کا اثر زیادہ نمایاں طور پر موجود ہیں۔ جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ شاعر کے اندر ایک متجسس روح موجود ہے، جو ہر دم خالق کائنات اور تسخیر کائنات کو مسخر کرنے کے لیے کوشاں ہیں۔ نظم "موت کا انتظار" سے چند سطور ملاحظہ ہو:

شعور کی آنکھ کھولتے ہی
میں نے سب سے پہلے
خدا کی تلاش شروع کی
میں اٹھا، بھاگا
اور ایک کھلے میدان میں پہنچ گیا جہاں میرے اور خدا کے تصور کے علاوہ کوئی نہیں تھا
میں نے دور دور تک بہت غور سے دیکھا مگر مجھے خدا نظر نہیں آیا
ایک کاکروچ گٹر میں گندگی کھا رہا ہے
گندگی سے مجھے یاد آیا کہ
خدا تو ہر عیب سے پاک ہے
تو اس کی تخلیق میں گندگی کیوں پائی جاتی ہے؟
اس سوال نے میرے شعور کو جھنجوڑ کر رکھ دیا
بیت الخلا سے نکلا تو ایک لمبی سانس لے کر میں نے شراب کی ایک چسکی اس نیت سے لی
کہ شاید خدا میرے سامنے آکر کھڑا ہو جائے یا شاید شراب کی چسکی میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے خدا تک لے جائے
مگر ایسا نہیں ہُوا
میں نے آنکھ بند کی اور اپنے شعور کے پاؤں سے ہر اس جگہ گیا جہاں سے مجھے امید تھی خدا کو ساتھ لانے کی
مگر میں خالی ہاتھ لوٹا
پھر مجھے خیال آیا کہ شاید خدا زندگی کے اُس پار ہو
یہ سوچ کر
میں نے خودکشی کے بجائے ''موت کا انتظار'' شروع کیا

تا کہ زندہ رہ کر بہت سے سوالوں کو ساتھ لے جانے کیلئے جمع کر سکوں (۱۲)

بالا الذکر نظم میں شعور ذات کا ادراک اور خدا کی ذات کی تلاش کے ساتھ انسانی ذہن میں خدا کی ذات سے متعلق اٹھنے والے سوالات ایک باشعور آدمی کا خاصا ہے۔ وہ ہر دم ہر موڑ پر خالق حقیقی کی تلاش میں ہوتا ہے۔ کہ کب کس موڑ پہ اس کا سامنا خدا سے ہو جائے۔ اور وہ اس سے اس کائنات کو مسخر کرنے کی کنجی لے لیں۔ تا کہ اس پر عیاں ہو جائے وہ سب راز جس کی وجہ سے وہ ہر دم مضطرب رہتا ہے۔ نظم "ایک اور دو" سے چند مصرعے ملاحظہ ہو:

ایک گلی ایسی ہے
جو پوری کائنات سے عظیم ہے
ایک در ایسا ہے
جس کو دنیا کے تمام دروازوں پر فوقیت حاصل ہے
ایک گھر ایسا ہے
جو گھروں کا سردار ہے
ایک چہرہ ایسا ہے
جس کو صرف بند آنکھوں سے دیکھا جا سکتا ہے
کھلی آنکھوں میں اتنی سکت نہیں (۱۳)

نظم "میں باز آجاؤں گا" سے چند سطور ملاحظہ ہو

میں باز نہیں آؤں گا
خدا کو ڈھونڈنے سے
اور خدا کو ڈھونڈ کر خوار ہونے سے
میں باز نہیں آؤں گا
سوچنے سے
اور سوچ سوچ کر پک جانے سے (۱۴)

نظم "کیا مجھے معلوم ہونا چاہیے" سے ایک اور مثال ملاحظہ ہو

ہمیں کون پال رہا ہے؟
کیا ہمارے مرنے پہ اُسے دکھ نہیں ہوتا؟
کیا آسمان کو دیکھتے ہوئے
زیادہ نہیں سوچنا چاہئے؟
کیا یہ صرف ایک نیلا تصور ہے؟
کیا مجھے معلوم ہونا چاہئے
کہ زندگی رینگتی ہے

یا چلتی ہے
یا پھر اڑتی ہے؟(۱۵)

مابعد الطبیعات جہاں الہیات اور کونیات سے متعلق مختلف سوالات کو لے کر سامنے آتا ہے۔ وہیں پر ایک سوال زندگی کی حقیقت کا بھی لے کر سامنے آتی ہے. کہ زندگی کی حقیقت کیا ہے؟ انسان کہاں سے آتا ہے اور کہا جاتا ہے؟ انسان کی پیدائش کا کیا مقصد ہے؟ وغیرہ۔ مذکورہ بحث مجموعہ کے نظم "میں نے دیکھا" بطور مثال ملاحظہ ہو:

میں نے دیکھا زندگی کو
جو مسلسل رقص کناں تھی
جس کے پاؤں میں
موت کے گھنگرو بندھے ہوئے تھے
اور وہ چھن چھن کی بجائے
آہ آہ کی آواز پیدا کر رہے تھے
اور میں نے دیکھا
بہت کچھ
جس کا ذکر میں نہیں کر سکتا
یا پھر کرنا نہیں چاہتا
جس کا مجھے افسوس نہیں رہے گا
ہاں نہیں رہے گا(۱۶)

بالا الذکر نظم میں علامت نگاری، رمز و ایمائیت، داستانوی طرز پر مشتمل سطور علم الوجود اور تصوف آمیز نظریات مابعد الطبیعاتی عناصر میں در آئے ہیں۔ نظم اور بس سے چند مصرعے ملاحظہ ہو

دنیا ایک بازار ہے
جِس میں
بہت سارے پنجرے پڑے ہیں
ان پنجروں میں سانسیں رکھی گئی ہیں
یہاں سے صرف موت خریداری کرتی ہے!
"اور بس"(۱۷)

مجموعی طور پر اگر آصف جانف کے مذکورہ بحث نظمیہ مجموعہ پر مابعد الطبیعات کے تناظر میں بحث کیا جائے تو موصوف نے اپنے نظمیہ مجموعہ میں انسانی وجود، الہیات اور مسخر کائنات کو موضوع بنایا ہے۔ جس میں انہوں نے اپنے قوت متخیلہ کے زریعے مجرد اور غیر مجرد اشیاء کا سہارا لے کر علامتی انداز میں نہایت خوش اسلوبی سے موضوعات کو چیڑا ہیں۔ دیکھا جائے تو موصوف کے مجموعے کے زیادہ تر نظموں کے موضوعات کے اندر یکسانیت موجود ہے۔ اس میں کائنات اور مسخر کائنات کی تگ و دو، خالق کائنات کی ذات تک

رسائی، تجسس اور اچھنبے کا دریا سمایا ہوا ہے۔ علاوہ ازیں موصوف کی نظموں میں اساطیری انداز کے ساتھ ساتھ علامت نگاری اور داستان نگاری جیسے مابعد الطبیعاتی عناصر بھی بدرجہ اتم موجود ہے

حوالہ جات

۱۔ فیروز اللغات اردو جامع، مولفہ الحاج مولوی فیروز الدین مرحوم، فیروز سنز لمیٹڈ، لاہور، ۲۰۰۵، ص:۱۲۳۸

۲۔ قاموس الاصطلاحات، مولفہ شیخ منہاج الدین، پروفیسر، اردو اکیڈمی، لاہور، ۱۹۶۵ء ص:۴۷۰

۳۔ کشاف تنقیدی اصطلاحات، مولفہ ابو الاعجاز حفیظ صدیقی، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۱۹۸۵ء، ص:۱۶۰، ۱۵۹

4. A Dictionary of General information, Thomas Nelson, London, P-207

۵۔ انٹرویو، آصف جانف، بذریعہ واٹس ایپ، ۱۸۔ جون ۲۰۲۴ء

۶۔ ایضاً

۷۔ آصف جانف، نظمگی، مفت کتب ڈاٹ کام، انڈیا، ۲۰۲۴، ص:۷۔۱۰

۸۔ ایضاً، ص:۱۲۔۱۳

۹۔ ایضاً، ص:۲۰

۱۰۔ ایضاً، ص:۱۱۰۔۱۱۲

۱۱۔ ایضاً، ص۱۲۰۔۱۲۱

۱۲۔ ایضاً، ص:۳۴۔۴۰

۱۳۔ ایضاً، ص:۴۱۔۴۲

۱۴۔ ایضاً، ص:۴۲

۱۵۔ ایضاً ص:۷۶

۱۶۔ ایضاً۔ ص:۵۱۔۵۲

۱۷۔ ایضاً۔ ص:۸۵

References in Roman Script

1. Feroze Al-Lughat Urdu Jami, authored by Alhaj Maulvi Ferozeuddin late, Feroze Sons Limited, Lahore, 2005,p:1238
2. Qamos ul Estelahat, Author Sheikh Minhajuddin, Professor, Urdu Academy, Lahore, 1965 p: 470
3. Kashaf Tanqeedi Estelahat, Author Abul Ijaz Hafeez Siddiqui, Muqtadara Qaumi Zuban, Islamabad, 1985, p: 160, 159
4. A Dictionary of General information, Thomas Nelson, London, P: 207
5. Interview, Asif Jaanif, via WhatsApp, 18 June 2024
6. Ibid
7. Asif Janaf, Nazmagi, Muftkutab.com, India, 2024, p: 7-10
8. Ibid, p:12-13
9. Ibid, p: 20

10. Ibid, p:110-112
11. Ibid, p:120-121
12. Ibid, P: 34-40
13. Ibid, p: 41-42
14. Ibid, p: 72
15. Ibid, p: 76
16. Ibid, p: 50-51
17. Ibid, p: 85